

علامه فرحان غوري قادري متم سر عمد علاق عبدتاه



BUCKEP Lies between his ord

الله تعالیٰ ان تمام ا کابر کواییج جوارِ رحمت میں جگہ عطافر مائے۔ (آمین)

استاذ العلماء علامه محرحسن حقاني رحمة الله تعالى عليه

مولا نامحرسلیم قاوری (شهید) رحمة الله تعالی علیه

公

公

🖈 مرحومه جمیله خاتون

علامه ڈاکٹر محدسر فراز نعیمی (شہید) رحمۃ اللہ تعالی علیہ

ī	d	
۱	ı	
ı	١	

بسم الله الرحمٰن الرحيم

مقام ومرتنبه مجبوب مصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم كي قتم يا د فرما ناجو بارگا و البي عزّ وجل ميس حضور صلى الله تعالى عليه وسلم كوحاصل ہے۔

والضحىٰ ٥ واليل اذا سجىٰ ٥ ما ودعك ربك وما قلىٰ ٥ (پ٣٠ الشَّىٰ)

اس سورہ مبارکہ کے شانِ نزول میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے کسی عذر کی بناء پر رات کے قیام کونزک کردیا تھا۔ اس پر ایک عورت (نازیبا) با تیس کہنے گئی۔ بعض نے کہا کہ مشرکین نے تاخیر نزول وجی پر

طرح طرح کی با تیں بنانا شروع کردی تھی۔ (بخاری جلد ۱، شفاء شریف ۴۹)

فقیدقاضی ابوالفصنل (عیاض)رحمة الله تعالی علیہ نے فر مایا بیسور ہ مبار کہ حضورِ اکرم سلی الله تعالی علیہ وسلم کی قدر ومنزلت اورعظمت وشان پر جو ہارگا والہی عوْ وجل سے عنایت ہوئی تھی ۔ چھوجہوں پرمشمنل ہے :۔

اوّل بيكه الله عرّ وجل في مساته مسي ما تهوآب صلى الله تعالى عليه وسلم ك حال كوبيان فرمايا - ارشاد جوا:

والضحيٰ ٥ واليل اذا سجىٰ ٥ (پ٣٠-الشيٰ١٠٢)

ترجمه كنزالا يمان: فتم ہے چېرؤانوراورزلف عنبرين كى جبكهوه ڈھلك كرآ جائے۔

لین رب سی کا قتم سیرزرگ کے اعظم درجات میں سے ہے۔

ووم بيركم بارگاواللي عرو وجل ميس آپ سلى الله تعالى عليه وسلم كى بروى قدرومنزلت ہے۔

فرمان الليء وجل:

ما ودعك ربك وما قلى ٥ (پ٣٠ المحلّ ٣٠)

ترجمه كنزالا يمان: تمهار بربّ نيتهبين ندچهوڙ ااورنه كروه جانا۔

لیعنی نہآ پ کوترک کیا اور نہ مبغوض جانا۔ اور بعض نے کہا کہ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کو پسند کرنے کے بعد آپ کو نہ چھوڑا۔

سوم فرمانِ البيء وجل:

چېارمفرمانِ اللي عوَّ وجل:

دوزخ میں رہ جائے۔

سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں۔مطلب میر کہ جو کچھ شفاعت اور مقام محمود کا ہم نے آخرت میں ذخیرہ رکھا ہے وہ آپ ملی اللہ تعالی علیہ وہلم

ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ ٥ (پ٣٠-اُسْىٰ ٥)

ترجمه كنزالا يمان: اورب شك عنقريب تمهارارب تهبين اتنادے كاكم راضي ہوجاؤ كے۔

ا بن اسحاق رحمة الله تعالى عليه نے کہا کہ اللہ عز وجل آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دنیا میں فراخی اور آخرت میں ثواب سے راضی کرے گا۔

اٹل بیت نبوت علی جدہم السلزۃ والسلام سے بعض علماء نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قر آن کریم میں اس سے زیادہ أمید افزاء

کوئی آیت ہے ہی نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعانی علیہ وسلماس بات برراضی ہوں گے ہی نہیں کہآپ صلی اللہ نعالی علیہ وسلم کا ایک اُمتی بھی

ابین اسحاق رحمة الله تعالیٰ علیہ نے کہا کہ آپ صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کا حال آپ صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کے انجام کا رمیس الله عرق وجل کے نز دیک

ترجمه كنزالا يمان: بي شك يجيلي تنهارك لئے پہلی سے بہتر ہے۔

وللآخرة خيرلك من الاولىٰ ٥ (پ٣٠-الشحل:٣)

اس سے بڑا ہے جو دنیامیں آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عزت وکرا مت فر مائی ہے۔

كيلية ال سے بہتر ہے جوہم نے آپ سلى الله تعالى عليه وسلم كود نيا ييس عطافر مايا۔

بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوحوض کوٹر اور شفاعت عطافر مائے گا۔

پنجم …… بید کہ اللہ عؤ دجل نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جو انعام و اکرام فرمائے ہیں ان کوشار کرایا ہے اور آخر سورت تک اپنی جانب سے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے بعنی اللہ عؤ وجل کی طرف سے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہدایت یا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت دی۔

ہے کلامِ البی میں شمس وضی ترے چہرہ نور فزا کی قسم فسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم فلم کار میں دائر یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم کار مالاً

(کلامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) بر بینا ہے اختلاف تفاسیر آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب میں قناعت پیدا کر کے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں غناڈ ال دیا۔

بعض نے کہا کہ آپ سلی اللہ نعالی علیہ دسلم کو اللہ نے اپنی طرف رجوع کرادیا۔بعض نے کہا کہ آپ کو بےمثل پایا تو اپنا بنا لیا۔ بعض مفسرین اسطرح بیان کرتے ہیں کہ کیا آپ سلی اللہ نعالی علیہ وسلم کونہ پایا کہ آپ سلی اللہ نعالی علیہ وسلم کےسبب گمراہوں کو ہدایت دی۔

اور فقیر کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب غنی کیا۔ اور بیتیم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب جائے پتاہ ملی۔ اللہ عو وجل نے میں میداں میں میاس موفوق میں مرکد

آپ صلى الله تعالى عليه وسلم كواين فعمتين بإد دِلا كيس _

اورمعروف ومشہورتفسیروں کےمطابق بیہ ہے کہالٹدعؤ وجل نے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلی کوسی حال میں نہ چھوڑا۔خواہ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صغرتی (بچینیا) ہو یا آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کےافلاس کی حالت ہواور نہ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کورشمن بنایا۔ بھلا اب جبکہ

ششتم بیرکہاللہ عزوجل نے جونعتیں آپ سلیاللہ نعالی علیہ ہم کی ہیں ان کے اظہار کا تھم دیا اور جو بزرگیاں آپ سلی اللہ نعالی علیہ دہلم کو مرحمت ہوئی ہیں ان کے شکر پذیر ہونے اوراعلان کرنے کا تھم دیا۔ آپ سلی اللہ نعالی علیہ دہلم کے ذکر کو اس آبیت سے مشہور کیا:

واما بنعمة ربك فحدثه (پ٣٠-العجي:١١)

ترجمه كنزالا يمان: اورايخ رب كي نعمت كاخوب چرجا كرو_

نعمت کا شکریمی ہے کہ اس کی تحدیث لیعنی چرچا کیا جائے۔ کہ میتھم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تو خاص ہے۔لیکن اُمت کیلئے عام ہے۔ (شفاءشریف،۴۹۰-۵۱)

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا (پ٢٥-الطّور:٣٨)

ترجمه كنزالا يمان: اين رب ك حكم كيلة صبر يجة كيونكه آپ جاري آ تكھوں كے سامنے ہيں۔

آئیے دیکھئے مزید شانِ مصطفی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ کریم نے کس طرح بیان فرمائی

والنجم اذا هوی (الی قوله تعالی) لقد رأی من أیات ربه الکبری و (پاراتیم:۱۸۱۱) ترجمه کنزالایمان: اس پیارے چیکتے تارے محمد کی شم جب بیمعراج سے اترے (یہاں تک کہ) بے شک اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

السنجم کی تغییر میں مفسرین کے بکثرت اقوال مشہور ہیں ان میں ایک بیہے کہ 'والسنجم' اپنے ظاہری معنی پر ہےاور رید کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رحمة الله تعالى عليه سے مروی ہے کہ اس سے مراد حضور نبی اکرم سلی الله تعالی علیه وہلم ہیں کہ وہ قلب محمد ہے۔ اور رہیمی استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ موج وہل کے فرمان

والسماء والطارق ٥ وما ادرك ما الطارق ٥ النجم الثاقب ٥ (پ٣٠ـالطارق:١-٣)

ترجمہ کنزالا بمان: آسان کی شم اور رات کوآنے والے کی شم اور پچھتم نے جانا اور وہ رات کوآنے والا کیا ہے۔خوب چمکٹا تارا۔ سکھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کور وابت کیا ہے اس میں بھی النجم سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ سند میں سریم سریم کی سریم کیا ہے۔ اس میں نبید میں بھی النہ کے سراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

ہیآ بیت کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ ہملم کے فضل وشرف میں اس حد تک پہنچتی ہے کہ کوئی عدداس کو گھیرنہیں سکتا۔اللہ عؤ وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت اور خواہشات نفسانی کے انتاع سے بیخے ، سچائی اور تلاوت قرآن اور میہ کہ بیہ کتاب اللہ عؤ وجل کی ایسی وجی ہے جوآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جبر میل علیہ السلام لے کرآئے۔جو مضبوط طاقت والا ہے اُس کی فتم کھائی ہے۔

پھر اللہ عؤ دجل نے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی فضیلت میں واقعہ معراج اور سدرۃ المنتہلیٰ تک پینچنے اور جو پچھ قدرتِ الہی عؤ وجل کی بڑی نشانیاں ملاحظہ فر ما کمیں ان کی خبر دیکر آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے اور سورۂ اسری کے شروع میں بھی اللہ عڑ وجل نے اس پر متنبہ کیا ہے۔ جو پچھ حضور نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبروت کا مکاشفہ اور عجا ئب ملکوت کا مشاہدہ ہوا ہے ایسا ہے کہ

جس كانه كوئى عبارت احاطه (كلير) سكتى باورندادنى ساع كى عقول عامه (عام عقل) طافت ركھتى ہے۔ (شفاء شريف صفحة ٥)

پھرآ پ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی ان با تو ل سے تعریف کی جوآ پ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کو مرحمت فر مائی اورآ پ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی عظمت کو

وانك لعلى خلق عظيم ٥ (پ٢٩ القلم: ٣)

ترجمه كنزالا يمان: اورب شكتهارى مُوئو بردى شان كى ہے۔

'خلق عظیم' کی تغییر میں بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارادہ نہیں مگر جواللہ عز وجل جا ہے۔

دوبالاكرنے كيلي دوحروف تاكيد سے كلام كو يحكم كيا اور فرمايا:

مزيد شان مصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

الله تعالی نے حضور نبی کریم صلی الله تعالی علیه دسلم کو کفار کی بدگوئیوں پرتسلی دی کداس پران کوعذاب کا دعدہ دیا اوراس طرح ان کوڈ رایا۔ فرمان اللی عرَّر وجل:

فستبصر ویبصرون و بایکم المفتون و ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبیله س و هو اعلم بالمهتدین و (پ۲۹-القلم:۵-۷) خل عن سبیله س و هو اعلم بالمهتدین و (پ۲۹-القلم:۵-۷) ترجمهٔ کنزالایمان: تواب کوئی دم جا تا ہے کہ تم بھی دیکھو گے اوروہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں مجنون کون تھا۔ بیشکہ تم اراد ہنوب جا نتا ہے۔جواس کی راہ سے بہکے اوروہ خوب جا نتا ہے جوراہ پر ہے۔

پھر آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی مدح وثناء کے بعد آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے دشمنوں کی ندمت کوعطف کر کے ان کی ہری خصلتوں کو بیان کیا۔ان کے معایب (خرابیاں) شار کئے ۔اس میں آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی فصنیلت شامل کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی نصرت وجمایت فرمائی اور دشمن کی دس سے زائد ہرائیاں بیان کیس اور یوں فرمایا:

فلا تطع المكذبين و ودوا لو تدهن فيدهنون و ولا تطع كل حلاف مهين و هماز مشآء بنميم و مناع للخير معتد اثيم و عتل بعد ذلك زنيم و ان كان ذا مال و بنين ط اذا تتلىٰ عليه ايتنا قال اساطير الاولين و (پ٢٩دالقم:١٥٢٨)

ترجمہ کنزالا بمان: تو حبثلانے والوں کی بات نہ سنناوہ تواس آرز وہیں ہیں کہ کی طرح تم نری کرو تو وہ بھی نرم پڑجا ئیں اور ہرا پیسے کی بات نہ سننا جو ہڑی قتمیں کھانے والا ذکیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتے بھرنے والا، محلائی سے ہڑارو کنے والا، حدسے ہڑھنے والا گنا ہگا راس پر طُرّ ہیے کہ اس کی اصل میں خطا، اس پر کہ پچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے، جملائی سے ہڑارو کنے والا، حدسے ہڑھنے والا گنا ہگا راس پر طُرّ ہیے کہ اس کی اصل میں خطا، اس پر کہ پچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے، جب اس پر ہماری آئیتیں پڑھی جا کیں، کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

نوثاصل کی خطاہے مراد (حرام النسل)۔

پھراللہ عود وجل نے اپنی اس مجی وعید کو بیان کرنے کے بعد اس پرختم کیا کہ

سنسمه على الخرطوم ٥ (پ٢٩-القلم:١١)

ترجمه كنزالايمان: قريب ہے كہم اس كى سوركى سى ھوتھنى پرداغ دے دي كے۔

کیس اللہ عو وجل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا اور اللہ عز وجل کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وشمنوں ، بد گوؤں کا ردّ کرنا ، بہنسیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ردّ کرنے کے بہت زیادہ سخت ہے اور بیہ بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت ہیں بہت زیادہ

تابت ہے۔ (شفاء شریف ۵۵، حصراقل)

فرمان اللي عروجل:

طُه ٥ ما انزلنا عليك القرآن لتشقى ٥ (١٢١-ط:١٦١)

ترجمه كنزالا بمان: احجوب! بم في يقرآن اس لئة ندأ تارا كم مشقت ميس يدو-

میهآیت کریمهاس دفت اُتری جبکه حضور نبی کریم صلی الله تعالی علیه وسلم بیداری اور قیام کیل میں بروی مشقت اُٹھاتے تھے۔جیسا کہ .

ر کیج بن انس رضی الله تعالی عند سے بالا سناد مید حدیث مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔حضور نبی کریم صلی الله تعالی علیه وسلم جب نماز پڑھتے

توایک پاوک پر کھڑے ہوکر دوسرا پاوک اُٹھالیتے تھے۔اس پراللّٰدع وَجل نے سور وَطَهٰ نازل فر مائی۔

لیعنی اے محبوب آپ زمین پر پاوک رکھیں ہم نے بیقر آن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑجا ئیں۔ بیہ بات پوشیدہ نہیں۔ میرسب کچھآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ دہلم کے اعزاز واکرام اور خیرخواہی میں ہے۔

فرمانِ اللي عز وجل:

فلعلك باخع نفسك علىٰ أثارهم ان لم يؤمنوا بهذا الحديث اسفا (پ۵اـ سورةالكبف:١)

ترجمہ کنز الایمان: توشایدتم اپنی جان پر کھیل جاؤ گےان کے پیچھےاگر وہ اس بات پرایمان نہ لائیس غم سے (یعنی اللہ درسول عز وجل وسلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرایمان نہ لائیس)۔

فرمانِ اللي عرُّ وجل:

لعلك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين (پ٩-سورةالشعراء:٢)

ترجمهٔ کنزالایمان: شایدتم اپی جان پرکھیل جاؤگےان کے فم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔

لیعنی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سلینے اتنی کوشش کرتے جس کی مثال کوئی لاسکتانہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بید دلی در د اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس طرح فرمایا۔ کیا آپ اپنی جان پر کھیل جاؤ گےاگر وہ مسلمان نہیں ہوئے۔

ولقد استهزی برسل من قبلك (پ2-مورة انعام:۱۰) ترجمه كنزالا يمان: اورضرورا محبوبتم سے پہلےرسولوں كے ساتھ بھی تھٹا كيا گيا۔

علامہ کمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ عؤ وجل نے اس ذکر ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کوتسلی دی اورمشرکوں کی سختیوں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کوقوت ِ برواشت مرحمت فر ما کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کوخبر دار کر دیا کہ جو (بدنصیب) شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم پرزیادتی کرے گااس پرایساعذاب ہوگا جیسا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم سے پہلے رسولوں کے مکذبین (حجثلانے والوں) پر ہوا۔ اور اسی تسلی وشفی کی مثل اللہ عؤ وجل کا بیفر مان ہے:

> و ان یکذبوا فقد کذبت رسل من قبلك ط (پ۲۲-سورهٔ فاطر:۳) ترجمه كنزالايمان: اوراگرتمهين جينلائين توبيشكتم سے پہلے كتنے بى رسول جينلائے گئے۔

اللہ عرِّ وجل نے آپ سلی اللہ تعالی علیہ دِملم کوگز شداً متوں کے احوال کی خبر دے کرعزت افزائی فرمائی کدآپ سلی اللہ تعالی علیہ دِملم سے پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا ہوا۔اور نبیوں کو بھی اسی طرح آزمایا گیا تھا۔اللہ عرَّ وجل نے آپ سلی اللہ تعالی علیہ دِملم کو بھی کفار مکہ کی آزمائٹوں پر اسی طرح تسلی دی۔ اس کے بعد اللہ عرَّ وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ دِملم کو خوش کرکے اس کا سبب بتا دیا۔ چنانچے اللہ عرَّ وجل فرما تاہے:

> فتول عنهم فمآ انت بملوم (پ٢٥-سورة الذاريات:٥٣) ترجمه كنزالا يمان: آپان عنه پير ليج -اب آپ پر چهالزام بين -

لیعنی ادائے رسالت اورا پی تبلیخ میں جوآپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپر دکی گئی ہے اب آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی ملامت نہیں۔ اسی طرح بیجھی اللہ عو وجل فرما تاہے:

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا (پ٢٠-١٠ورةالطّور:٢٨)

ترجمهٔ کنزالایمان: اورام محبوبتم این رب کے تھم پھنبرے رہوکہ بیشکتم ہماری تگہداشت میں ہو۔

لیعنی آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی ایذ ا پرصبر کریں۔ کیونکہ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم تو ہماری نگہداشت میں ہیں۔ اللہ عز وجل نے آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواس طرح بکثرت آبیات میں تسلی دی۔

ان آیات میں ہم کو پتا چلا غیرمسلموں کو اسلام کی وعوت دیتے وفت صبر کا پیانہ اختیار کرنا ہوگا۔ دوسرا تبلیغ اسلام کی جھلک بھی نظر آرہی ہے۔ لہٰذا مسلمان بھائیو! اللہ عو وجل کے پیارے رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کرو اور گستاخ رسول کی خوب ذِلت کرو۔ آئیے هم اب شانِ مصطفی صلی الله تعالی ملی وسل حدیث مبار که سے پیش کرتے هیں

حضرت ابو ہررہ رضی اللہ تعالی عند کی بیرحدیث بھی ہے جب انہیں بھوک نے ستایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے پیچھے

آنے کو فرمایا۔ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کو دودھ ہدیۃ پیش کیا گیا تھا۔ ان کو تھم دیا کہ اہل صفہ کو بلالو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہا شنے ہے دودھ میں کیا ہوگا۔ میں زیادہ مستحق تھا کہ بھوک مجھے لگی ہوئی تھی اس کو پیتااوراس سے طاقت حاصل کرتا۔

غرضیکہ میں نے ان کو بلایا اور بیان کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تھکم دیا کہ ان کو پلا وَ تو میں ہر شخص کو پیالہ دیتا جا تا۔وہ بیتیا اور سیراب ہوجا تا پھردوسرے کوریتاوہ پنتایہاں تک کہسب سیر ہوگئے۔

راوی کہتے ہیں کہاس کے بعد آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کو پکڑا اور فر مایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ بیٹھ جا وَ اور پیو

تو میں نے پیا پھرفر مایاا در ہیو۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیاا بنہیں پیاجا تا قتم ہےاس ذات کی جس نے آپ ملی الله تعالی علیہ وہلم کو

حق کے ساتھ بھیجا۔اب دودھ کے گذرنے کی بھی گنجائش نہیں یا تا۔اس کے بعد آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیالہ لیا اللہ عؤ وجل کی

حدى اوربسم الله يرده كربيجا موالي ليا- (بخارى وشفاء + ٢٥) كيول جناب ابو جريره كيها تھا وہ جام شير

جس نے ستر صاحبو کا منہ دودھ سے مجر دیا

(كلام إعلى حضرت عليه الرحمة) حضرت ابن مسعود رضی الله تعالی عنہ ہے بالا سناد حدیث روایت کی ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم طعام (کھانے) کی تبیج سنا کرتے تھے۔

حالا تکہ وہ کھایا جار ہا ہوتا اور دوسری روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعانی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعانی علیہ وسلم کے

ساتھ کھانا کھایا کرتے اوراس کی سیج سنا کرتے تھے۔ (بخاری وشفاء ۲۷۸)

حضرت على الرتضلي رضى الثدتعالى عندفر مات بين كهجم رسول الثدصلى الثدتعالى عليه وسلم كےساتھ مكه مكر مه ميں متصقو آپ صلى الثدتعالى عليه وسلم

رسعول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شكها مور (سنن ترذى بشفاء ٢٥٨)

حضرت جاہرین سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر ما یا کہ

مكه ككى كوش من تشريف لے كے توكوئى درخت و بہاڑا يباند تھاجس نے آپ سلى الله تعالى عليه وسلم كو السلام عليك يا

مكه كرمه بين اس بقركو جانتا مول جو مجھ پرسلام پیش كرتا ہے۔ايك روايت بين ہے كدوہ حجراسود ہے۔ (مسلم شريف،شفاء ١٤٨)

میرتو مختصر معجزات کے بارے میں تھا۔ آ ہے آپ کو بتا کیں کہ بے جان چیزیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہے۔ تؤیق ہےروتی ہے۔

حضرت الی کعب رضی الله تعالی عنه جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں کہ مسجدِ نبوی تھجور کے ستونوں پر سقف (چھتی ہوئی)تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو ان میں سے ایک ستون سے فیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ پھر جب آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ مبلم کیلئے منبر بنایا گیا تو ہم نے اس ستون سے ایسی آ واز سنی جیسے اونٹنی بچہ جنتے وقت روتی ہے۔

حضرت انس رضی الله تعالی عند کی روایت میں ہے کہ اس کے رونے سے مسجد میں بلچل میچ گئی اور مہل رحمۃ الله تعالی علیہ کی روایت میں ہے کہ کثرت سےلوگ رونے لگے جب اس کوانہوں نے روتے دیکھا۔مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنداورا لی رضی اللہ تعالیٰ عند کی روایت میں ہے وہ ستون اتنارویا کے جگر پھٹ جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے اورا پنادست مبارک اس پر رکھا

يكروه خاموش جوا_

ایک روایت میں اتناا ضافہ کیا کہ آپ سلی اللہ تعالی ملیہ وسلم نے فر مایافتم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو چپ نہ کراتا تو قیامت تک ایسے ہی میرے غم میں وہ روتار ہتا۔ پھرآ پ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہاس کو منبر کے شیح وفن کرد یا جائے۔ (شفاء شریف ۲۷۸)

جس وفت اہل مکہنے (فتح مکہ سے پہلے) زیدین د ثنیہ رضی اللہ تعالی عند کوحرم ہے نکالا کہ ان کوفل کر دیں تب ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی حالت و کفر کے زمانہ میں) اس ہے کہا اے زبید! تم کواللہ عز وجل کی قتم ویتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ

اس وفت محقد (صلی الله تعالی علیه وسلم) تیری جگه ہوں اوران کی (معاذ الله) گردن ماری جائے اور تو واپس اینے اہل وعیال میں چلا جائے؟ تب زیدرضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، اللہ عز وجل کی قتم میں ہرگز پیندنہیں کرتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت

جہاں بھی رونق افروز ہوں اس جگہ آ پ صلی اللہ تعانی علیہ وسلم کے پائے اقدس میں کا نئا بھی چھےاور میں اپنی جگہ (یونہی) مبیٹھا رہوں۔ اس وقت ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کوئیں دیکھا کہ وہ کسی کواس قدر محبوب رکھتا ہو، جس قدر جب حقد (صلی اللہ تعالی علیہ دسلم)

كاصحاب (رضى الله تعالى عنهم) ركھتے ہيں۔ (دلاكل النبوة المجيمقى ، شفاء اس حصيهوم)

علیہ وہلم نے برکت کی دعافر مائی۔توجب انہوں نے اسٹی سال کے ہوکرانقال کیا تو وہ جوان معلوم ہوتے تھے۔اس قتم کے واقعات بہت سے لوگوں سے مروی ہیں۔ان میں سائب بن بزیداور ویگر کے واقعات ہیں۔ (ولائل الدو ق^{املیم}تی) **اور** عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو عورتوں کی خوشبو وک پر غالب تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے اپنے وونوں

حما دبن سلمه رضی الله تعالی عند کی روایت ہے کے عمیسر بن سعد رضی الله تعالی عند کے سریر دست مبارک پھیر کر اللہ عو وجل کے رسول صلی الله تعالی

دست مبارک ان کے پیٹے اور پیٹھ پر پھیرے تھے اور آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چیرہ سے خون کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا جب وہ حنین کے دن زخمی ہو گئے تھے اور ان کیلئے دعا فر مائی تو ان کا چیرہ اسی طرح د کھنے لگا تھا جیسے گھوڑے کی سفید پیشانی چیکتی ہے۔ (طبرانی کبیر، شفاء ۴۰۰)

آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبادہ رمنی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو مس قر مایا تو ان کا چہرہ جیکنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے چہرے میں ایسے دیکھتے تھے جیسے آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ (دلائل النہ ق^{ابلی}ہتی) **ابوالفصل جو ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ زیارت کیلئے مدین** منورہ حاضر ہوئے تو آبادی شروع ہوتے ہی

> سواری سے اتر پڑے اور روتے ہوئے پیدل چلنے لگے۔اس وقت بیشعران کی زبان پر جاری تھا شدہ درجہ میں کھ

ج سوجہ ہے۔ جب ہم نے اس ہستی مقدس کے نشانات کودیکھا جس نے ہمارے عقل وخرد کو نشانات کی معرفت کیلئے نہ چھوڑا۔

🖈 تو ہم اس محبوب کی بزرگ کی خاطر اپنی سوار بول ہے اتر پڑے تا کہ اس سے بچیں جس نے سوار ہوکر زیارت کی اور

در بار سے دورکر دیا گیا پاپیادہ (پیدل) چلتے ہیں۔ سمسی طالب حق سے مردی ہے کہ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انورکو دیکھا تو بے ساخت

A

(ترجمہ) ہم سے جب پردہ اٹھایا گیا تو دیکھنے والے کو ایسا جا ندنظر آیا جس سے تمام اوہام فنا ہوجاتے ہیں۔ اتنی شان وشوکت کے ہا وجود رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کا بیرحال ہے کہ مغیرہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

کیا گیا آپ کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ عؤ وجل نے آپ کے سبب انگلے پچھلوں کے تمام ذنوب معاف فرمادیئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، کیا میں اللہ عؤ وجل کاشکر گزار بندہ ند بنوں۔ ·

طیہ ہ مآ اندانیا علیا القرآن کتشفی ہ (پ۱۱۔طہ:۱۰۱)

ترجمہ کنزالا بمان: اے محبوب! ہم نے بیقر آن اس کئے ندا تارا کہتم مشقت میں پڑو۔

ہ جب ہماری سواری کی حضور تک رسائی ہوجائے تو اب کجاووں پر بیٹھنا حرام ہے۔

ہم کو ایسی بارگاہ میں رسائی میسر آگئی جو زمین کے پاک کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں تو اب سواریوں کو ہماری جانب سے امن وامان ہو۔ (شفاء ۱۲، حصد دوم)

اً <mark>ثم المؤمنین حضرت عا ئشدر</mark>ضی الله تعالی عنها فر ماتی ہیں که رسول الله صلی الله تعالی علیه دسلم کا ہر ہرعمل ہیں تھی کا ہوتا تھا۔تم میں کون ہے کہ

وہ طاقت رکھے جوحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔فر ماتی ہیں روز ہ رکھتے تھے تو ہم کہتے اب مجھی افطار نہ کریں گے اور

آ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عبداللہ بن ۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے آ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور

آپ صلی الله تعالی علیه وسلم کے سید مبارک سے ایسی آواز آربی تھی جیسے ہائٹری بکتی ہے۔ (ترندی، ابوداؤد بسنن نسائی، شفاء ۱۹۳۳)

افطار کرتے تھے تو ہم کہتے اب روز ہیں رکھیں گے۔ (بخاری وسلم وشفاء ١٣٢)

حضور ني كريم صلى الله تعالى عليه وسلم كى عباوت كالبياع الم تفاكه الله كريم في وحى نازل فرمائى: